روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | سوموار ۵۔ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۲۰۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش، ۲۰۔ مئی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ضرورت اور ہر مشکل کے لئے دعائیں

"ہر ضرورت کے لئے، ہر مشکل کے لئے، ہر خواہش جو نیک خواہش ہے اس کو پورا کرنے کے لئے آپ کو قرآن کریم میں کوئی نہ کوئی مناسب حال دعا مل جائے گی اگر اس کے پس منظر کو سمجھ جائیں تو پھر دل میں درد پیدا ہوگا۔ سوز پیدا ہوگا اور آپ کی دعاؤں میں ایک نئی زندگی پیدا ہو جائے گی۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ان کو ایسے اسباب پیش آجاتے ہیں مثلاً ملازمت یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلمانی حالت میں گذرتا ہے۔ نہ پابندئ نماز کی طرف توجہ کرتے ہیں، نہ قال اللہ اور قال الرسول سننے کا موقع ملتا ہے۔ کتاب اللہ پر غور کرنے کا ان کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گذر جاوے تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ پس اس وقت اگر انسان توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کرے تو سمجھو کہ بڑا ہی بد قسمت ہے۔ غفلت اور سستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں اور سستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلا بھی آجاوے تو راتوں کو اٹھ اٹھ کر سجدے اور دعائیں کرے اور خدائے تعالیٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۱۹۸-۱۹۹)

ایک معزز افسر جو کسی تقریب پر اگلے دن قادیان میں تشریف لائے، تو حضرت اقدس امامنا مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے بھی ان کی دعوت کی جب کہ سب مہمان کھانے کے واسطے جمع ہوئے تو دسترخوان کے بچھائے جانے سے پہلے حضرت اقدس نے اس مہمان کو اور دوسرے احباب کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"جب کبھی آپ اس جگہ قادیان میں تشریف لاویں، بے تکلف ہمارے گھر میں تشریف لایا کریں۔ ہمارے ہاں مطلقاً تکلف نہیں ہے۔ ہمارا سب کاروبار دینی ہے۔ اور دنیا اور اس کے تعلقات اور تکلفات سے ہم بالکل جدا ہیں۔ گویا ہم دنیاداری کے لحاظ سے مثل مردہ کے ہیں۔ ہم محض دین کے ہیں اور ہمارا سب کارخانہ دینی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۲۰۶)

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں اکیڈمی میں کیمسٹری اور بیالوجی پڑھانے کے لئے بی ایس سی بی ایڈ/ایم ایس سی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواست چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر فوری طور پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

اعلان نکاح

○ عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم حکیم نذیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کا نکاح مورخہ ۲؍ مئی کو بعد نماز عصر بیت الناصر رحمت بازار میں مکرم عبد الحمید صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ نواب شاہ کے ہمراہ مبلغ بیس ہزار روپے (۲۰۰۰۰/-) حق مہر پر محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

دعا کے بغیر اور کوئی چیز نہیں جو انسان کو بدیوں سے بچالے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔

"دعا کے سوا مجھے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی جو بدیوں سے بچائے، کامیابی دکھائے۔ ابھی ایک لڑکا تھا۔ اس کو بھی ہوش نہ تھا کہ میرے پاس لایا گیا۔ بڑے بڑے رنگوں میں میں نے اس کے ساتھ سلوک کیا۔ مجھے بڑے بڑے خیال تھے خدا اسے یہاں تک پہنچا دے۔ آخر اسے عیسائیوں کا گھر پسند آیا۔ دل جو ہوتے ہیں ان کا نام قلب اسی لئے رکھا ہے کہ بدلتے رہتے ہیں۔ اس واسطے میری غرض ہے کہ تم دعاؤں میں لگے رہو۔ تمہارے بھلے کے لئے کہتا ہوں ورنہ میں تو تمہارے سلاموں، تمہارے مجلس میں تعظیم کے لئے اٹھنے کی خواہش نہیں رکھتا اور نہ یہ خواہش کہ مجھے کچھ دو۔ اگر میں تم سے اس بات کا امیدوار ہوں میرے جیسا کافر کوئی نہیں۔ اس بڑھاپے تک جس نے دیا اور امید سے زیادہ دیا وہ کیا اب چند روز کے لئے مجھے تمہارا محتاج کرے گا؟ سنو! بچے کی شادی تھی۔ میری بیوی نے کہا کچھ جمع ہے تو خیر ورنہ نام نہ لو۔ میں نے کہا خدا کے گھر میں سبھی کچھ ہے۔ آخر جھگڑے کے بعد اس نے کہا اچھا! پھر میں سامان بناتی ہوں۔ میں نے کہا میں تمہیں بھی خدا نہیں بناتا۔ میرے مولا کی قدرت دیکھو کہ شام تک جس قدر سامان کی ضرورت تھی مہیا ہو گیا۔ یہ میں نے کیوں سنایا تا تمہیں حرص پیدا ہو اور تم بھی اپنے مولیٰ پر بھروسہ کرو۔ پھر میری بیوی نے کہا۔ عبد الحی کا مکان الگ بنانا ہے تو اس کے لئے بھی خدا نے ہی سامان کر دیا۔ ان فضلوں کے لئے عدل کا اقتضاء ہے کہ میں سارا خدا کا ہی ہو جاؤں قویٰ بھی اسی کے، عزت و آبرو بھی اسی کی۔ میری پہلی شادی جہاں ہوئی وہ مفتی ہمارے شہر کے بڑے معظم و مکرم تھے۔ ایک دن میری بیوی کو کسی نے کہا "جبارے دی اٹ دہی وچ جا لگیئیں" مگر کہنے والے نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑے فضل کئے پھر ہمیں ایسے موقع پر ناظر دیا کہ تم تعجب کرو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷۔ جولائی ۱۹۱۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ۲۰۔ مئی ۱۹۹۱ء

حقیقی ایمان کیا ہے

ایمان کا پتہ کسی حد تک تو روزمرہ کے ظاہری اعمال سے بھی لگ جاتا ہے اور ہم عام طور پر ظاہری اعمال ہی کو دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ لیکن ظاہری اعمال دھوکہ بھی دے سکتے ہیں۔ انسان ریاکاری سے بھی ظاہرہ طور پر اچھے اعمال بجا لا سکتا ہے۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ریا نام ہی ظاہری اعمال کا ہے۔ اگرچہ فرق یہ ہے کہ یہ اعمال کس نیت سے کئے جاتے ہیں۔ اگر تو ہم یہ اعمال خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے کرتے ہیں تو ایمان کی علامت ہیں۔ اور اگر لوگوں کو خوش کرنے اور ان سے واہ واہ حاصل کرنے کیلئے کئے جاتے ہیں تو یہ اعمال ریا کا نتیجہ ہونگے۔

اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اعمال کے ساتھ ایمان دراصل دل کی کیفیت کا نام ہے۔ نیت کا تعلق بھی تو دل ہی سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے کام روزمرہ کے تو نہیں لیکن ان کے کرنے یا ان کے سرزد ہونے سے دل کی کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔ اور یہی کیفیت ایمان پر دال ہوتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔ ہمت اخلاقِ فاضلہ میں سے ہے اور (ایمان لانے والا) بڑا بلند ہمت ہوتا ہے اور اسے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرنی چاہیئے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے (ایمان لانے والا) دلیر اور شجاع ہوتا ہے۔ مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو۔ موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہوّر ہوتا ہے۔ ایمان لانے والے میں شتاب کاری نہیں ہوتی بلکہ وہ نہائت ہوشیاری اور تحمل کے ساتھ نصرت دین کیلئے تیار رہتا ہے۔ اور بزدل نہیں ہوتا۔"

عام طور پر لوگ کسی کے یا اپنے ایمان کا اندازہ لگانے کے لئے روزمرہ کے ظاہری اعمال پر ہی نظر رکھتے ہیں۔ وہ بڑا نمازی ہے۔ وہ بڑا روزہ رکھنے والا ہے وغیرہ۔ لیکن اگر وقت پڑنے پر وہ بزدلی دکھاتا ہے۔ تو اس کا ایمان کس قیمت کا۔ یا اگر وہ جلد بازی میں اپنے کام خراب کر لیتا ہے اور دوسروں کے بھی نقصان کا باعث بنتا ہے۔ یا ہمت ہار جاتا ہے یا شجاعت نہیں دکھاتا یا موقع شناس نہیں ہے تو اس کے نماز روزے اس کے کس کام کے۔

پس ہم ایمان والے اسی وقت ثابت ہو سکتے ہیں جب ہم میں وہ خوبیاں بھی موجود ہوں جن کا ذکر حضرت اقدس نے اپنے درج بالا ارشاد میں فرمایا ہے۔

ایمان کی دلیل ہے ہمت نہ ہارنا
اخلاقِ فاضلہ کو ہمیشہ نکھارنا
موقعہ پڑے تو جان کی بازی لگائیے
یہ بزدلوں کا کام ہے، شیخی بگھارنا

ابوالاقبال

بڑے فریب سے دجّال چل گیا ہے وہ چال
حرم کے نام سے خاکِ حرم ہوئی پامال

کسی کو وہم یہ ہے بھی تو دے وہ دل سے نکال
یہ ناگ چھوڑ کے جائے گا دولتِ سیّال

جو گرد صحرا سے اٹھی ہے بیٹھ جانے دو
سفید گھر کے نظر آئیں گے سیہ اعمال

نچڑ رہا ہے عروقِ عراق سے جو لہو
پیام دیتا ہے نفرت کا سامراج کے نام

اسی لہو سے جلے گی اب انتقام کی آگ
ہر ایک قطرہ سے اٹھیں گے سینکڑوں صدام

اٹھیں گے اس سے کئی اور ویتنام کے بھوت
کریں گے اور بھی جو ظالموں کی نیند حرام

وہ دن بھی آتا ہے پائے جنوں کی ٹھوکر میں
یہ کاسۂ سرِ کبر و غرور آئے گا

ہے فتح کس کی ہوئی اور شکست کس کی ہوئی
یہ بات وقت کی ہے، وقت ہی بتائے گا

ہے بیتِ فضل کے منبر سے کس کی آئی صدا
ہر اک چٹان کے سینہ پہ اس کو کندہ کرو

زمانہ کہتا ہے کیا، اس کے ذکر کو چھوڑو
جو اس نے بات کہی ہے وہ آبِ زر سے لکھو

عبدالمنان ناہید

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو۔ اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت خدا تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے۔ وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ تم کو عذاب دیوے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو۔ انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱۹ ۔ ۳۲۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر احمد حبیب

چند جدید تحریکیں / ایک جائزہ

سقوطِ بغداد کے بعد اسلامی سلطنت کے مشرقی اور مغربی کناروں نے قیادت کا بیڑہ اٹھایا۔ اسلامی تہذیب کی ترکیب میں کچھ ایسے لافانی جوہر پوشیدہ تھے کہ یہ تہذیب دو خوفناک مرحلوں سے یوں سنبھل کر نکلی کہ کوئی اس امر کا قیاس نہیں کر سکتا تھا، یہ تھے یونانی فلسفہ اور تاتاریوں کی خوفناک یلغار۔ لیکن اٹھارھویں صدی عیسوی میں اسے ایک بار پھر چیلنج کا سامنا تھا۔ یہ دعوتِ مقابلہ ماضی کی دعوت ہائے مقابلہ سے اس اعتبار سے مختلف تھی کہ ماضی میں یونانیوں کی سیاسی برتری کا طلسم پاش پاش ہو چکا تھا اور تاتاریوں کے پاس کوئی اپنا مربوط نظام فکر نہیں تھا۔ لیکن اس بار ایک طرف تو مغربی اقوام کی سیاسی برتری کا سیلاب تیزی سے اسلامی سلطنتوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا تو دوسری طرف فکری لحاظ سے بھی زمانہ قیامت کی چال چل رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ سماجی تبدیلیوں کا عمل اس قدر روز افزوں تھا کہ انسانی تاریخ نے ہزاروں سال سے اس کا مشاہدہ نہیں کیا تھا۔ یہ مرحلہ اربابِ فکر کے لئے حد درجہ نازک اور اہم تھا۔ ایک طرف تو انہیں بدلے ہوئے سیاسی حالات سے سمجھوتہ کر کے کوئی نئی راہ نکالنی تھی تو دوسری طرف اس بات کو بھی ثابت کرنا تھا کہ دینی تعلیمات جو کہ عالمگیر ہیں نہ صرف ہر قسم کے ترقی یافتہ سماجی نظام کا ساتھ دینے کے اہل ہیں بلکہ اس کی راہنمائی کے لئے بھی اپنے اندر صلاحیت رکھتی ہیں۔

اب ضرورت اس امر کی تھی کہ اس بات کا تعین کیا جائے کہ دینِ حق کا اصل پیغام اور اس کی بنیادی روح کیا ہے۔ گذشتہ صدیوں میں اسے ایک مخصوص قسم کے سماجی نظام میں جن پارچوں میں لپیٹ دیا گیا ہے اسے احتیاط سے ان سے الگ کیا جائے کہ نہ تو اس عمل میں اس کی بنیادی روح مسخ ہو جائے اور نہ ہی وہ گرد جو مرورِ ایام سے اس پر پڑ چکی، باقی رہے۔ یہ صورتِ حال کسی ایسی شخصیت کی متقاضی تھی کہ جو بے مثال فکری صلاحیتوں کی حامل ہونے کے ساتھ ساتھ حق الیقین کی اس منزل پر ہو کہ تہذیب جدید کی چکاچوند کے سامنے معذرت خواہانہ رویہ کی بجائے للکار کر کہہ سکے۔

"ٹھہر اسے تم سمجھ رہے ہو زرِ کم عیار ہو گا"

آیئے ہم یہاں جدید دور کی مختلف تحریکیں اس معیار پر پرکھتے ہیں کہ وہ کس حد تک اس دعوتِ مقابلہ سے عہدہ برآ ہو سکیں۔

بابی تحریک

سب سے پہلے ہم بابی تحریک کا ایک مختصر جائزہ لیں گے۔ اس تحریک کے بانی جناب علی محمد باب نے ایران میں دعویٰ کیا کہ جس مہدی صاحب الامر کا انتظار کیا جا رہا ہے وہ میں ہی ہوں۔ وہ اپنی کتاب بیان میں فرماتے ہیں۔

"جناب محمد کے مخاطب وحشی اور بدوی لوگ تھے۔ اس لحاظ سے کہ وہ بعث، معاد، جنت، نار وغیرہ کا صحیح مفہوم سمجھنے سے قاصر تھے۔ آنحضرت ان کے مفہوم مادی صورتوں میں ان کے سامنے پیش کرتے تھے تاکہ وہ آسانی سے سمجھ سکیں لیکن دورہ بیان میں مخاطب دانا اور متمدن لوگ یعنی ایرانی ہیں اس لئے الفاظ اور اصطلاحاتِ مذکورہ کو دوسری طرز میں بیان کیا گیا اور ان الفاظ کے ایسی معنی مراد لئے گئے جو عقل و فہم سے زیادہ قریب تھے۔ مثلاً قیامت سے مراد ہر زمانے میں شجر حقیقت کا ظہور ہے۔ قیامت کے لئے کوئی مردہ قبروں سے نہیں اٹھے گا بلکہ بعثت یہی ہے کہ اس زمانے کے پیدا ہونے والے لوگ زندہ ہو جاتے ہیں۔ قیامت کا دن بھی دوسرے دنوں کی مانند ہے۔"

اب ہم یہاں اس بات کا جائزہ لیں گے کہ یہ تحریک اپنی اس تمثیلی تفسیر اور اپنے اس علم الکلام کے انداز کے ساتھ کس حد تک منفرد اور اچھوتا پہلو اپنے اندر رکھتی ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ تحریک بھی ایران کی اس مخصوص مذہبی فضا سے پوری طرح منسلک ہے جو کہ مختلف فرقوں اور تحریکوں کی آماجگاہ رہی ہے۔

اسماعیلی فرقہ اور بابی تحریک

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسماعیلی باطنی جب کسی شخص کو اپنے حلقے میں شامل کرتے تو اسے ۹ مراحل سے گزرنا پڑتا جس کے بعد وہ شریعت کی پابندیوں سے آزاد ہو جاتا۔ چھٹے مرحلے پر ان تازہ واردانِ بساطِ سیاست کو جو تعلیم دی جاتی پروفیسر براؤن اپنی کتاب لٹریری ہسٹری آف پرشیا میں تحریر کرتے ہیں:۔

"یہاں نو واردوں کو اسلامی فرائض و عادات کے تمثیلی معنوں سے آگاہ کیا جاتا اور اس بات کی ترغیب دی کہ ان کی ظاہری بجا آوری کسی اہمیت کی حامل نہیں اور اسے ترک کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اسے دانا اور اہل دانش شریعت دینے والوں نے صرف وحشی اور جاہل لوگوں کو نظم و ضبط میں رکھنے کے لئے وضع کیا ہے۔"

مندرجہ بالا دونوں اقتباسات کی مماثلت سے اس امر کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ بابی مذہب کا یہ طرز استدلال اسماعیلی فرقے سے ماخوذ ہے اور اپنے اندر کوئی ندرت نہیں رکھتا جیسا کہ BAHA,U,LLAN AND THE NEW ERA کے مصنف کا دعویٰ ہے۔

بابیوں کے ہاں قیامت سے مراد مخصوص معنی لئے جاتے ہیں ہمیں اس پر اعتراض نہیں لیکن اس کے حقیقی معنی سے صرف نظر کرنا اور اس کے محض مخصوص معنی پر اصرار کرنا کوئی ایسا عمل نہیں جو ان کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس سے قبل بھی فاطمین مصر کے زمانہ میں باطنی داعی اور دروزی اس کا استعمال کر چکے ہیں چنانچہ مصر کے ایک فاطمی خلیفہ حاکم کو اس کے بعض پیروؤں نے مجسم خدا سمجھنا شروع کر دیا اس سے دروزی شیعوں کی ایک شاخ نکلی۔ چنانچہ ایک باطنی داعی۔

"فرغانی نے کرمانی کو ایک خط لکھا جس میں اس نے اپنے چند عقائد ظاہر کئے۔ مثلاً حاکم مجسم خدا ہے اعمال شریعت کی اب کوئی ضرورت نہیں جس نے امام کو پہچان لیا وہ مرتبہ انبیاء، اولیاء سے بڑھ گیا۔ دنیا کا دور ختم ہو گیا ہے قیامت قائم ہو چکی ہے۔"

(تاریخ فاطمین مصر از ڈاکٹر زاہد علی)

اس سے اس امر کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ بابی تحریک اپنے اندر انہیں اصطلاحات کی تکرار لئے ہوئے ہے جس کا اعادہ اس کی پیشرو تحریکوں میں ہو چکا ہے۔ بغداد میں بنی بویہ اور شام میں ہمدانیوں کے برسر اقتدار آجانے سے جب فرقہ باطنیہ کو فروغ ہوا تو انہوں نے تاویل کو اپنے مذہب کی اساس قرار دیا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ ہر ظاہر کا صدور باطن سے ہوتا ہے جس کا وہ مظہر ہوتا ہے۔

امام احمد بن یحییٰ المرتضیٰ فرقہ باطنیہ کے ذکر میں لکھتے ہیں :۔

"وحی اور نزول ملائکہ سے انکار کرتے ہیں اور وہ ایسی باتوں کو اشارے اور استعارے سمجھتے ہیں جن کو عام لوگ نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک موسیٰ کے اژدہا سے ظاہر قرآن کے موافق اژدہا مراد نہیں بلکہ موسیٰ کی حجت مراد ہے اور بادلوں کا سایہ کرنے سے موسیٰ کا اپنی قوم پر حاکم ہونا مراد ہے۔"

(بحوالہ تاویلاتِ اقبال از علی عباس جلال پوری)

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسماعیلی باطنیوں نے یہ تاویل اور تمثیل کا عمل کیسے اختیار کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بڑی حد تک اس زمانے کے سیاسی اور معاشرتی حالات کی بناء پر تھا۔ چنانچہ ڈی بوئر اپنی کتاب THE HISTORY OF PHILOSOPHY IN ISLAM میں لکھتے ہیں :۔

"مشرق میں جہاں ہر مذہب ایک سلطنت کی حیثیت موجودہ سلطنت کے اندر پیدا کر لیتا۔ ہر سیاسی فرقہ ہمیشہ ایک خاص مذہبی فرقہ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے تاکہ کسی نہ کسی طریقہ سے اس کو پروان مل سکیں۔"

چنانچہ ایران میں زمانہ قبل از اسلام میں جب مانی اور مزدکی مذاہب کا ظہور ہوا تو زرتشتی پیشواؤں نے سیاسی طاقت کے بل بوتے پر انہیں کچل کر رکھ دیا۔ چنانچہ یہ لوگ زیر زمین چلے گئے اور انہوں نے نہ صرف اپنا خفیہ تبلیغ کا ایک نظام وضع کیا بلکہ فلسفہ سے واقفیت بہم پہنچا کر تاویل کا ایک حیرت انگیز فن بھی ایجاد کر لیا تاکہ عوام کو بہلایا پھسلایا جا سکے۔ چنانچہ جب اسماعیلی باطنیوں نے حصول اقتدار کے لئے کشمکش کا آغاز کیا تو انہوں نے یہ تمام اسرار و رموز مانیوں اور مزدکیوں سے سیکھنے شروع کئے۔ اس لحاظ سے بابیوں کی جڑیں نہ صرف اسماعیلیوں، دروزیوں تک پھیلی ہوئی ہیں بلکہ زرتشتیوں، مزدکیوں اور مانوی مذاہب تک تلاش کی جا سکتی ہیں چنانچہ زرتشتیوں کا یہ تصور کہ ہر ہزار سال کے بعد نیا دور شروع ہوتا ہے بابیوں کا ایک اساسی عقیدہ ہے۔ چنانچہ اسمٰعیلیہ، قرامطہ، صباحیہ، بابکیہ اور فاطمین کے لٹریچر کا جائزہ لیتے ہوئے پروفیسر براؤن اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔

"یہ غالی شیعہ فرقے جن کے بارے میں ہم نے غور کرنا ہے اور جنہوں نے مقنع (خراسان کا نقاب پوش مدعی نبوت) بابک اور دوسروں کی قیادت میں ایسی شورش برپا کی کہ حلول و تجسیم کی اسی روایت کا اعادہ کیا جیسا کہ بعد میں اسمٰعیلیہ، باطنیہ، قرامطہ اور حشیشین نے کیا اور یہ روایت (حلول و تجسیم) ایران میں اس طرح سے رچی بسی ہے کہ ہر وقت کسی مناسب محرک کی موجودگی میں وبا کی صورت اختیار کرنے کو تیار رہتی ہے۔ ہمارے وقت میں یہ بابی تحریک کی صورت میں ایک مرتبہ پھر ظاہر ہوئی ہے۔ ان فرقوں میں مشابہت (جن کی تاریخ پچھلی گیارہ صدیوں میں واضح طور پر تلاش کی جا سکتی ہے) اس قدر نمایاں ہے کہ جز بجز تک پھیلی ہوئی ہے۔"

(پروفیسر براؤن۔ لٹریری ہسٹری آف پرشیا ص ۳۱۱)

تاویل

اس سے پہلے کہ ہم اس بحث کو مزید آگے بڑھائیں ہم یہاں مختصراً تاویل یا تفسیر کے بارے میں ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے۔ تاویل کے لغوی معنی کسی بات کے نتیجے کے ہیں۔ اصطلاح میں ایسا لفظ جو ظاہری مطلب سے ہٹا ہوا ہو۔ قدیم رسوماتی مذاہب میں کوئی شئے ایسی نہیں جس کی فلسفہ مخالفت کرے لیکن جب اعلیٰ مذاہب کا ظہور ہوا تو حقیقت ایک متنازعہ فی ذہنی حلقہ بن گئی۔ فلسفہ اور الہام کے لئے زندہ رہو اور زندہ رہنے دو کے اصول پر کاربند رہنا ناممکن ہو گیا۔ بعد ازاں فلسفہ کو اجازت مل گئی کہ وہ انبیاء کے پیغامات کی تشکیل از سرِ نو فلسفیانہ انداز میں کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے پہلے فلو یہودی اور نو فلاطونی عیسائی متکلمین کلیمنٹ دلی نے فلسفہ اور توریت و انجیل کے نصوص میں توفیق و تطبیق کی کوشش کی۔

فیلو یہودی کی فلسفہ عقل و نقل میں تطبیق کی یہ پہلی کوشش تھی جس نے بعد میں عیسائی اور مسلمان صوفیاء اور حکماء کو بہت متاثر کیا ہے۔ بیشتر محققین کے نزدیک جب نو فلاطونی افکار کی اشاعت دنیائے اسلام میں ہوئی تو مسلمان متکلمین بھی تاویل کو بروئے کار لا کر مذہب اور فلسفہ کے درمیان مفاہمت کرنے لگے۔ جعد بن درہم نے کہا کہ خدا عرش پر متمکن نہیں ہے۔ راسخ العقیدہ علماء نے اس کی سخت مخالفت کی۔ سب سے پہلے اخوان الصفا نے جو باطنی العقیدہ تھے۔ تاویل آیات کر کے اسلامی شعائر کو از سر نو نو فلاطونیت کی بنیادوں پر مرتب کرنے کی کوشش کی۔ اخوان الصفا کے رسائل سے فلاسفہ، متکلمین اور صوفیاء نے بیش از پیش استفادہ کیا۔ بقول ڈی بوئر امام غزالی نے بھی ان کے نظریات سے استفادہ کیا۔ فلاسفہ میں ابن رشد سے لے کر ملا ہادی سبزواری تک اور صوفیاء میں منصور حلاج سے لے کر شیخ اکبر نے ان نظریات سے استفادہ کیا۔

(تاویلات اقبال از علی عباس جلال پوری)

مگر ہم یہاں ان محققین سے اختلاف کی جسارت کریں گے کہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام میں تاویل، تفسیر اور تصوف کی روایت تمام کی تمام بیرونی اثرات کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ ہم ان کے جزوی اثرات سے انکار نہیں کر سکتے۔ بعض فرقوں کے معاملے میں تو کلی اثرات سے بھی انکار ممکن نہیں ہے۔ جہاں تک تاویل کا تعلق ہے قرآن میں خود اس کی مثال موجود ہے مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام سے قیدیوں کا خواب بیان کرنا اور اس کی تعبیر کا واقعہ۔

درحقیقت ہر کلچر ابتداء میں ایک بیج کے مشابہ ہوتا ہے گو اس میں اس وقت ایک مکمل شجر بننے کے تمام امکانات موجود ہوتے ہیں لیکن اگر اس وقت کوئی مصر ہو کہ بیج میں تنا اور شاخیں بھرپور شکل میں دکھاؤ تو یہ ممکن نہیں۔

چنانچہ تاویل کی مثال خود قرآن نے دی ہے اور اس سلسلہ میں ایک درمیانی راہ متقاضی ہے۔ نہ ہی یہ امر درست ہے کہ باطنیوں کی طرح مخصوص مقاصد ذہن میں رکھ کر ہر نص کی تاویل کی جائے اور نہ ہی ارباب ظاہر کی طرح تاویل کو یکسر فراموش کر کے خدا کو ایک معین اور محدود ہستی سمجھ لیا جائے جو کہ ایک کرسی پر ایک بشری انداز میں انسانی دنیا سے دور الگ بیٹھی ہے۔ چنانچہ بعد کے دور میں یہ درمیانی راہ کہیں کھو گئی اس کی وجہ یہ ہے کہ جن علاقوں میں اسلام پھیلا وہاں پر موجود روایات اور تصورات کے لئے دو راستے تھے یا تو انہیں مسترد کر دیا جاتا یا انہیں قبول کر لیا جاتا۔ لیکن ہوا یہ کہ بقول آئی ایچ قریشی (مسلم کمیونٹی ان انڈو پاکستان)

"کسی چیز کو مسترد کرنا شعوری عمل ہے جو کہ جائزے اور جانچ پرکھ پر مشتمل ہوتا ہے لیکن کسی چیز کو جذب کرنا ہمیشہ شعوری نہیں ہوتا۔ یہ بڑی حد تک تحت الشعوری عمل ہوتا ہے اور نئے تصورات ہمارے عقائد میں بغیر کسی تنقیدی جائزے کے داخل ہو جاتے ہیں۔"

(مسلم کمیونٹی ان انڈو پاکستان)

چنانچہ یہ بیرونی اثرات اس طرح لاشعوری طور پر ہماری روایت میں داخل ہو گئے اور حقیقت خرافات میں کھو گئی۔ تاویل کے ضمن میں یہ بات ضرور تحریر کریں گے کہ الفاظ چراغ کے مشابہ ہوتے ہیں۔ ان سے معنی اس طرح پھوٹتے ہیں جیسے چراغ کے پاس کھڑے قدموں سے سایہ پھوٹتا ہے۔ اگر ہم چراغ سے آگے نکلتے ہیں تو یہ سایہ مناسب فاصلے تک ہماری راہنمائی کرتا ہے لیکن اگر ہم چراغ سے بہت دور نکل جائیں تو یہ سایہ ہماری راہنمائی کی بجائے لمبا ہوتا ہوا تاریکی میں شامل ہو جائے گا اور ہماری گمراہی کا باعث ہوگا یہی کچھ باطنیوں اور ربانی تاویلوں میں ہوا ہے۔ ان کی تاویلیں اور تفسیریں چراغ سے دور نکل جانے کے باعث محض لفظی گورکھ دھندا بن کر رہ گئی ہیں۔

(ہندوستان) پس منظر

ہندوستان کی اٹھارھویں اور انیسویں صدی عیسوی کی اصلاحی تحریکوں کا جائزہ لینے سے پیشتر ایک نگاہ واپسیں ڈالنا بے جا نہ ہوگا۔ ہندوستان میں اسلام کا پھیلاؤ بڑی حد تک صوفیاء کا رہین منت رہا ہے لیکن جب تصوف کی عجمی روایت کے حامل صوفیاء نے ہندو جوگیوں کو بھی وہی معارف بیان کرتے سنا جو وہ اپنے مرشد سے ایران میں سن چکے تھے تو انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ روحانی ترقیات کے حصول کے لئے کسی خاص عقیدہ کا حامل ہونا ضروری نہیں۔

چنانچہ وسیع المشربی (HETRODOXTY) کی بھی زیریں لہر تھی جو کہ بالآخر دین الٰہی کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ اسی وجہ سے ہم دین الٰہی کو محض اکبر کی ذہنی خرافات نہیں کہہ سکتے۔ قدامت پسند علماء جن کو بیشتر عرصہ دربار کی حمایت بھی حاصل رہی ہمیشہ قدامت پرستی کا مظاہرہ کرتے رہے اور انہوں نے قطع نظر اس بات کے کہ کوئی تحریک اپنے اندر مثبت یا منفی پہلو رکھتی ہے بلا امتیاز اپنا تختہ مشق بنایا چنانچہ انہوں نے مہدوی تحریک پر جو کئی اعتبار سے اپنے اندر مثبت پہلو لئے ہوئے تھی بے دریغ مشق ناز کی۔ ان قدامت پسند علماء نے مقامی روایت اور حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کسی قسم کی تخلیقی صلاحیت یا اجتہاد کا مظاہرہ نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ راہنمائی کے لئے وسط ایشیا، ایران اور عرب کی طرف دیکھتے رہے۔ برصغیر میں انگریزوں کی سیاسی برتری سے ذرا پیشتر اقتدار مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلنا شروع ہو گیا۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے اس امر کا احساس کیا اور مختلف اسلامی فرقوں میں یکجہتی اور ہم آہنگی کے فروغ کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے ایک طرف تو فقہی اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش کی تو دوسری طرف وحدت الشہود اور وحدت الوجود کے جھگڑے کو یہ کہہ کر ختم کیا کہ یہ محض لفظی نزاع ہے۔ حضرت سید احمد شہید بریلوی کی تحریک گو اپنے سیاسی مقاصد کے حصول میں ناکام ہو گئی لیکن اس تحریک نے مسلمانوں میں ہندوؤں سے الگ جداگانہ تشخص قائم کرنے میں عظیم کردار ادا کیا۔

علی گڑھ تحریک

۱۸۵۷ء کے سانحہ کے بعد مسلمانوں کا وہ طبقہ جو کہ قیادت کے منصب پر فائز تھا ذلت و ادبار کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر گیا۔ سر سید نے ان تمام واقعات کا مشاہدہ دیدۂ عبرت سے کیا تھا۔ انہوں نے سوچا کہ اگر مسلمانوں نے اپنے آپ کو بدلتے ہوئے حالات سے ہم آہنگ نہ کیا تو وہ بحیثیت قوم حرف غلط کی طرح مٹ جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اسلام کو بدلتے ہوئے سماجی تقاضوں اور نئے نئے علمی انکشافات سے ہم آہنگ کرنے کی خاطر کوششوں کا آغاز کیا۔ پہلے پہل تو انہوں نے قرآن کے سیدھے سادھے معنی لینا چاہے لیکن بعد ازاں اسے موزوں نہ پا کر اخوان الصفا کی طرز پر تمثیلی تفسیر لکھنے کا آغاز کیا۔ اسی جوش تطابق میں انہوں نے بالعموم اور ان کے رفقاء نے بالخصوص حدیث، فقہ اور اجماع کو ناقابل اعتبار قرار دے کر نظر انداز کر دیا۔ چنانچہ سمتھ اپنی کتاب "ماڈرن اسلام ان انڈیا" میں لکھتے ہیں۔

"یہ سر سید ہیں جنہوں نے قدیم فقہ کو مسترد کر کے اس کے متبادل کوئی نئی فقہ پیش نہیں کی نہ ہی ان کے کسی پیرو نے ایسا کیا۔ چنانچہ پیشگوئیوں کی حامل مکی دور کی آیات زیادہ سے زیادہ اور قانونی نوعیت کی مدنی دور کی آیات کم سے کم پیش کی جاتیں۔"

(ماڈرن اسلام ان انڈیا)

سر سید آگے بڑھے اور مذہب کو تہذیب و تمدن کے ارتقاء کے معاملے میں ثانوی حیثیت دے دی۔ اور اخلاقیات کو بھی مذہب سے جدا کر دیا۔ ان کے رفقاء ایک قدم اور آگے بڑھے اور اسلامی تعلیمات کے بنیادی ماخذوں کو نذر خط تنسیخ کر کے یہ کہا کہ قرآنی تعلیمات کا غالب حصہ احکام اخلاق تاریخی امور کہانیوں اور پیشگوئیوں پر مشتمل ہے جن کا نسل انسانی کی اجتماعی تہذیبی اور سیاسی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔

(بحوالہ سر سید سے اقبال تک مصنف قاضی جاوید)

سر سید اور مولوی چراغ علی اس بات کو نظر انداز کر گئے کہ جن سماجی تقاضوں اور علمی انکشافات کی قربان گاہ پر وہ اپنا سارا ورثہ قربان کرنے پر تلے ہوئے ہیں وہ کوئی مستقل اور پائیدار سچائیاں اپنے اندر نہیں رکھتے ممکن ہے آنے والے وقت کی گردشیں ان بظاہر پائیدار نظر آنے والی حقیقتوں کو سراب ثابت کر دیں۔ چنانچہ علی گڑھ تحریک کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ نئی نسل اپنی روایت سے بیگانہ ہو گئی۔ وہ ایک طرح سے دو تمدنوں کے درمیان تقسیم ہو کر رہ گئی۔ لہٰذا وہ کسی قسم کی خلاقیت کا کوئی مظاہرہ نہ کر سکی۔ احساس کمتری کا یہ عالم تھا کہ ڈپٹی نذیر احمد کے ناولوں کے مثالی کردار یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

"یہ ہے پادری صاحب کی اعلیٰ اخلاقیات والی کتاب"۔ مذہب کے مابعد الطبیعیاتی کردار کو ختم کر کے اور مذہب کو تہذیب و تمدن سے لاتعلق ثابت کر کے وہ بقول ٹائن بی اس بات کو نظر انداز کر گئے۔

"جب کبھی بھی لوگوں نے اپنے مذہب پر اعتقاد کھو دیا تو ان کی تہذیب سماجی تشتت و افتراق کا شکار ہو کر رہ گئی۔"

(CHOOSE LIFE P-288)

ردعمل

اس کے برعکس علماء کا ایک ایسا طبقہ بھی تھا کہ جس نے تقاضائے وقت کا کچھ احساس نہیں کیا۔ اس طبقے کی نمائندگی دارالعلوم دیوبند، مولانا شبلی اور ان کے رفقاء کر رہے تھے۔ دیوبند کے لوگ تو دنیا سے یکسر الگ ہو کر بیٹھ رہے اور آزمائشوں سے محفوظ رہے۔ اس کے برعکس جو لوگ اپنی قدیم ڈگر کے ساتھ کارزار حیات میں شریک ہوئے ان کے قول و فعل میں ایک عظیم تضاد پیدا ہو گیا۔ بقول پروفیسر اکرام "خواب تو ہندوستان میں حکومت الٰہیہ" قائم کرنے کے دیکھتے اور عملی استعداد کا یہ عالم ہوتا کہ کاغذ کی کمیابی کے زمانے میں پچاس صفحے کا ایک رسالہ جاری نہ رہ سکتا۔

ان تحریکوں کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ ان تحریکوں میں سے کوئی تحریک بھی ایسی صفت اپنے اندر نہیں رکھتی تھی کہ مسلمانوں کے تمام طبقوں میں مقبول ہو سکے اور ان کے درد کا درماں اپنے اندر رکھتی ہو۔ ان میں سے ہر ایک تحریک سماجی تبدیلیوں کی کسی خاص سطح پر ظاہر ہوئی اور کسی مخصوص طبقے کی مقتضیات کی تشفی کر کے نقش بر آب ہو گئی۔

ہم جب اس امر پر غور کرتے ہیں کہ یہ تحریکیں آخر کس وجہ سے کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکیں تو سید سلیمان ندوی کی کتاب "خطبات مدراس" کا یہ اقتباس ہمارے دامنگیر ہوتا ہے:۔

"ہم اوائل فروری ۱۹۲۴ء میں حجاز و مصر سے واپس آ رہے تھے۔ اتفاق سے مشہور شاعر ڈاکٹر ٹیگور بھی اسی پر واپس ہو رہے تھے ان سے سوال کیا کہ برہمو سماج کی ناکامی کا سبب کیا ہے؟

باقی صـ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ——— نون۔ سین

عالمی حالات پر گفتگو

خلیج کی جنگ کے بعد ہونے والی پہلی رائل انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز کی دو روزہ کانفرنس کے موقعہ پر ایران کے سفیر برائے اقوامِ متحدہ ڈاکٹر خرازی نے کہا کہ ایران کی ہرگز یہ خواہش نہیں ہے کہ وہ اپنے جیسا انقلاب کسی دوسرے ملک میں بھی لائے خاص طور پر قوت بازو کے زور سے۔ انہوں نے کہا کہ ایران ہرگز اس بات کا قائل نہیں ہے کہ قوت بازو کے زور سے وہ اپنے خیالات دوسرے لوگوں پر ٹھونسے البتہ یہ بات دوسروں کے سوچنے کی ہے کہ کیا وہ اس روح کو تسلیم کرتے ہیں جو ایران کے اسلامی انقلاب کے پیچھے پائی جاتی ہے اگر وہ اس میں کسی بھلائی کی توقع رکھتے ہوں تو یقیناً یہ ان کا اپنا کام ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لیکن ایران اپنے ہمسایوں کے خلاف کوئی زبردستی مخالفانہ اقدام اٹھانا نہیں چاہتا۔

ڈاکٹر خرازی اس پینل کے ممبر تھے جس کا کام یہ تھا کہ معلوم کرے کہ ۱۹۹۰ء میں امریکہ اور دوسرے نمائندگان کانفرنس کے ملکوں میں اسلام کی کیا کیفیت رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنہ ۱۹۹۰ء میں بعض ایسی باتیں ہوئی ہیں جنہیں آج سے چند سال پہلے کبھی تسلیم نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اس کانفرنس میں تقریباً ۲۰۰ دانشور اور سیاسی تجزیہ نگار اور ماہرین نے شرکت کی۔ ڈاکٹر اکبر۔ الیف۔ احمد جو پاکستان کے ایک سینئر سول سرونٹ ہیں اور موجود الوقت میں بطور اقبال پروفیسر کیمبرج یونیورسٹی میں موجود ہیں نے اس بحث کا آغاز کیا۔ انکے ساتھ پروفیسر فریڈ ہیلی ڈے HALLY DAY تھے جو مشرق وسطیٰ پر ماہر مانے جاتے ہیں۔ پروفیسر ہیلی ڈے نے جغرافیائی اور سیاسی عناصر کا ذکر کیا جو مغربی ممالک کی پالیسی کی تشکیل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ خاص طور پر مشرق وسطیٰ میں اسلامی ممالک کے تعلق میں

ڈاکٹر احمد نے اس بات پر زور دیا کہ مغرب بغیر مسلمان معاشرے کو سمجھے اسکی ترجیحات مقرر نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو تین باتوں سے خاص طور پر لگاؤ ہے۔ ایک تو اسلام کے عالمی اصول اور یہ ایسی باتیں ہیں جو دنیا کے دیگر بڑے بڑے مذاہب کے ساتھ ملتی جلتی ہیں یعنی اچھائی کیا ہے اور برائی کیا ہے۔ ان کا عالمی مسائل خاص طور پر فلسطین اور کشمیر کے متعلق نظریہ اور تیسری بات کہ مقامی واسطوں میں وہ سیاسی اور معاشرتی حالات کا مقامی طور پر خیال رکھتے ہیں۔ یہ تین عناصر ایسے ہیں جو اسلامی دنیا کو سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہیں اور جب تک مغرب ان تینوں باتوں کو اسلام اور مسلمان ممالک کے سلسلے میں پوری طرح سمجھ نہ پائے وہ کسی طرح بھی ایسے نتائج حاصل نہیں کر سکتا جن سے مسلمان دنیا کی حمایت کر سکے انہوں نے مزید کہا کہ معاشرتی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے سرمایہ دار مغرب کو اب اسلام کے ساتھ ہم قدم ہو کر چلنا پڑے گا۔ اور اس بات کی مشق ان کے لئے فی الوقت نہایت ضروری ہے۔

بنگلہ دیشی طوفان

گذشتہ دنوں بنگلہ دیش میں سمندری طوفان نے ایک سے زیادہ دفعہ تباہی مچائی ہے۔ جو طوفان ۲۹ اپریل کو آیا تھا۔ اس نے تو انتہا ہی کر دی۔ گذشتہ لمبے عرصے سے ایسا طوفان نہیں دیکھا گیا۔ اس میں دو لاکھ سے ۵ لاکھ تک جانیں ضائع ہوئیں۔ اور املاک کا اندازہ تو غالباً کچھ عرصے کے بعد ہی لگایا جا سکے گا۔ لیکن ۲۹ اپریل کے بعد بھی کئی طوفان آئے ہیں۔ جن میں سینکڑوں جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ اور بہت سے گھر منہدم ہو گئے ہیں اس ساری تباہی کے لئے بیگم خالدہ ضیاء کی حکومت نے عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ بنگلہ دیشیوں کی بڑھ چڑھ کر مدد کرے۔

جہاں تک بنگلہ دیشیوں کا اس سلسلے میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا سوال ہے۔ اب وزیر اعظم نے اعلان کر دیا ہے کہ تمام سکول اور دیگر تعلیمی ادارے ۱۶ مئی تک بند رکھے جائیں اور ان تمام طلباء کو امدادی کاموں میں اپنے ساتھ لگایا جائے۔ خاص طور پر جنوب مشرق کے وہ چھ اضلاع جہاں زیادہ بربادی ہوئی ہے۔ بیگم خالدہ ضیاء نے تعلیمی اداروں سے مدد لینے کا اسوقت سوچا جب طوفان تقریباً روزانہ تباہی پھیلانے لگا۔ اور اس بات کا احساس بڑھنے لگا کہ حکومت کے وسائل کسی طرح بھی کافی نہ ہو سکیں گے ڈھاکہ کے اردگرد خاصی تباہی ہوئی۔ نہ صرف سمندری طوفان سے بلکہ بعض علاقوں میں مثلاً سلہٹ کے ضلع میں بارش نے بھی خاصا نقصان پہنچایا جیسا کہ ماہرین کا خیال ہے سمندر اور بارش اس غریب ملک کو جسکا جنوبی ایشیا سے تعلق ہے نقصان پہنچاتا ہی رہے گا۔

پارلیمنٹ میں بیگم ضیاء کو ایک نہایت مضبوط حزب اختلاف کا مقابلہ کرنا پڑا۔ جنہیں حزب اختلاف نے الزام لگایا کہ وسائل کو صحیح طریق پر استعمال نہیں کیا گیا۔ اور اس مشکل کے موقعہ پر حکومت نے سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیا۔ خالدہ ضیاء نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے موقعہ پر حزب اقتدار اور حزب اختلاف کو مل جل کر کام کرنا چاہیئے۔ وہ خود کئی روز ان علاقوں میں رہیں۔ جہاں زیادہ تباہی پھیلی ہے تاکہ وہ اس بات کی نگرانی کر سکیں کہ صحیح طور پر امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ وہاں آپ نے بار بار اعلان کیا کہ حکومت ہر ممکن ذریعہ سے متاثرہ لوگوں کی مدد کرتی رہے گی۔

بنگلہ دیش کی مدد

گذشتہ دنوں انگلستان کی پارلیمنٹ میں اس بات پر بڑی گرما گرم بحث ہوئی کہ بنگلہ دیش میں اس موجودہ تباہی کے موقعہ پر برطانوی حکومت نے کوئی خاص مدد نہیں کی حزب مخالف کے بعض اراکین نے اس بات پر زور دیا کہ برطانوی فوج کو بنگلہ دیش بھیجنا چاہیئے۔ تاکہ وہ بنگلہ دیشیوں کی اس مشکل کے وقت میں مدد کر سکے۔ مسز لنڈا چاکر جو اوورسیز ایڈ منسٹر ہے، نے اس موقعہ پر مزید بیس لاکھ سٹرلنگ پاؤنڈ مدد کے طور پر دینے کا اعلان کیا۔ اس ۲۰ لاکھ سٹرلنگ پاؤنڈ کی مدد کے ساتھ برطانیہ کی طرف سے کل دی جانے والی مدد ۶۵ لاکھ پونڈ ہو جائے گی۔ برطانیہ نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ اگر اس کے بعد بھی مدد کی ضرورت ہوئی تو یقیناً مدد کی جائے گی۔

ایک جہاز جس میں طبی سامان لدا ہوا ہے اور دو ہیلی کاپٹر جو بنگلہ دیش میں خوراک ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جائیں گے یہ وہاں پہنچ چکے ہیں۔ اگرچہ بنگلہ دیش کو مزید ہیلی کاپٹروں کی ضرورت ہے لیکن ان کا ابھی تک کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔ برطانیہ صرف گیارہ ہیلی کاپٹر پیش کر سکتا ہے۔ حزب اختلاف کے رکن پیٹر شور نے پاکستان اور ہندوستان کو سراہا اور کہا کہ ان دونوں ملکوں نے بنگلہ دیش کو ہیلی کاپٹرز مہیا کر کے ان کی مدد کا صحیح خطوط پر کام کیا ہے اور اوورسیز ایڈ منسٹر نے یہ بھی بتایا کہ برطانیہ نے بعض دیگر ملکوں کے ساتھ مل کر یہ تجویز پیش کی ہے کہ کوئی عالمی مشینری ایسی ہونی چاہیئے جو ہمیشہ ایسے حادثات کے مواقع پر مدد دینے کے لئے تیار رہے۔ مسز چاکر نے کہا کہ اقوام متحدہ کے پاس ایک ایسا فنڈ ہے تو سہی اور ان کی ایک تنظیم بھی ہے جو ایسے مواقع پر مدد کرتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس تنظیم کے پاس اتنی زیادہ رقم نہیں کہ وہ اس قسم کے حادثات میں مدد دے سکے جیسا کہ اب بنگلہ دیش کو پیش آیا ہے۔ برطانیہ نے یورپین کمیونٹی سے کہا ہے اور اسی طرح دیگر عالمی ایجنسیوں نے بھی کہ وہ اقوام متحدہ کی مذکورہ تنظیم کو زیادہ مضبوط بنانے کی کوشش کریں۔

دل کا مرض

امریکہ کی ہارٹ ایسوسی ایشن نے ایک مقالے میں یہ تجزیہ پیش کیا ہے کہ اگر بوڑھے لوگ باقاعدگی کے ساتھ ورزش کرتے رہیں تو ان کے جسم میں خون کے لوتھڑے نہیں بن سکتے۔ اور یہ خون کے لوتھڑے ہی ہارٹ اٹیک یا سٹروک کا باعث ہوتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر معمر لوگ باقاعدگی کے ساتھ ورزش کرتے رہیں تو انہیں ہارٹ اٹیک اور سٹروک سے خاصی حفاظت مل جاتی ہے۔ یہ تجزیہ ۱۳ اشخاص پر مشتمل تھا۔ جنکی عمریں ۶۰ سے ۸۲ سال تھیں۔ ان لوگوں نے ہر ہفتے چار سے پانچ دفعہ ورزش کی اور ان کی ورزش کا یہ عرصہ ۶ ماہ تک ممتد تھا۔ اس ورزش کے نتیجے میں انہیں خون کے لوتھڑوں کو حل کرنے میں ۳۹ فی صدی زیادہ اہلیت حاصل ہو گئی۔ لیکن اسی طرح کی ورزش جو دس نوجوانوں کو کروائی گئی جنکی عمریں ۲۴ سے ۳۰ سال تک تھیں ان پر خون کے لوتھڑے بننے کے سلسلے میں کوئی اثر نہیں ہوا۔

اس سے پہلے جو تجزیے کئے گئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ زیادہ ورزش سے خون کے لوتھڑوں کو حل کرنے میں خاصی مدد ملتی ہے۔ اور اس کا فوری اثر ہوتا ہے۔ لیکن موجودہ پیش کئے جانے والے تجزیوں نے بتایا ہے کہ اس ورزش کا اثر بھی زیادہ دیر تک رہتا ہے۔ یونیورسٹی آف واشنگٹن کے ایک سائنس دان نے جو اسی رپورٹ کے تحریر کرنے والوں میں شامل تھے کہا کہ تحقیق کرنے والوں کو اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ نوجوانوں میں ان لوتھڑوں کو حل کرنے کی صلاحیت کیوں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا اندازہ یہ ہے کہ یہ نوجوان پہلے ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھی طرح تندرست تھے اور ورزش کرنے سے پہلے بھی خاصے محنت سے کام کرنے والے تھے اسلئے ہماری ورزش کے پروگراموں نے ان کے خون کے سسٹم پر کوئی خاص اثر نہیں کیا۔

ہارٹ ایسوسی ایشن میں جو ورزشیں کروائی جاتی ہیں۔ ان میں پیدل چلنا۔ جاگنگ کرنا اور ۴۵ منٹ سائیکلنگ کرنا شامل ہیں اور یہ ورزش ہر ہفتہ چار سے پانچ دفعہ کروائی جاتی ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں کے لئے یہ تھکا دینے والی ورزش ہے۔ لیکن جس ٹیم نے یہ تحقیقات کی ہے وہ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ اس سے کم ورزش میں کس طرح خون کے لوتھڑے حل کئے جا سکتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے ۶۰ سے ۸۲ سال کی عمر کے لوگوں کو اس ورزش سے ۳۹ فیصد فائدہ ہوا۔ اس سے پہلے جو تجربے پیش کئے گئے تھے۔ ان میں یہ بات بھی سامنے آئی تھی کہ ان لوتھڑوں کو حل کرنے میں اہلیت ورزش کے دوران مختلف معیار پر ہوتی ہے۔ یہ بھی ہے کہ صبح کے وقت یہ اہلیت بہت کم ہوتی ہے۔ اور شام کے وقت خاصی زیادہ ہو جاتی ہے۔ زیادہ طور پر دل کا حملہ صبح کے وقت ہی ہوتا ہے۔ اس تحقیقات سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ بوڑھے آدمی اپنے خون کو لوتھڑوں میں تبدیل ہونے سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ چونکہ اس ورزش کا فائدہ اگلے دن کی صبح تک محسوس ہوتا ہے۔ اسلئے اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ یہ فائدہ چوبیس گھنٹے جاری رہتا ہے۔

شرح خواندگی

کیرالہ ہندوستان کے جنوب میں ایک چھوٹی سی ریاست ہے لیکن کوئی ریاست چھوٹی ہو یا بڑی جب وہ کسی کام کی انجام دہی کے لئے عزم کر لیتی ہے اور اس کا عزم بھی عزم مصمم ہوتا ہے تو یقیناً وہ اپنا ہدف پا لیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ کیرالہ میں اس وقت کوئی شخص بھی ناخواندہ نہیں ہے۔ ہر شخص لکھا پڑھا ہے یا لکھ پڑھ لینے کے قابل ہے۔

گذشتہ چند سالوں میں کیرالہ کی حکومت کے تمام شعبوں نے اور ہر گھر کے ہر فرد نے خواندگی کو سو فیصد بنانے کے لئے اپنی کوششوں کو ایک مہم کی صورت دے دی۔ چھوٹے سے چھوٹے افسر سے لے کر بڑے سے بڑے افسر نے اس میں حصہ لیا۔ سیاسی جماعتوں نے اپنے تمام اختلافات بھلا کر کم از کم اس ہدف کے حصول کے لئے کوششیں کیں۔ تمام ٹریڈ یونینز کالج، سکول، نوجوانوں کی تنظیمیں، بے کار نوجوان، عورتوں کی تنظیمیں پنچائتیں، ایسی تنظیمیں جو رضاکارانہ طور پر خدمت خلق کرتی ہیں۔ اخبارات۔ آل انڈیا ریڈیو، ٹیلیویژن ان سب نے کیرالہ میں خواندگی کو عام کرنے کے لئے بھرپور کوششیں کیں۔ جب کوئی سیاسی امر خاص طور پر لوگوں کی حمایت کے ساتھ آگے بڑھایا جاتا ہے تو خدا کے فضل سے کامیابی یقینی ہو جاتی ہے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ کیرالہ جس تجربے میں سے گذرا ہے وہی تجربہ کسی اور ریاست یا علاقے میں بھی کیا جا سکتا ہے اور اگر کیا جائے تو کتنا کامیاب رہے گا لیکن بہرحال ہے یہ ایک سبق آموز بات۔ جس کے متعلق دیگر ریاستوں اور دیگر علاقوں کو سنجیدگی کے ساتھ سوچنا چاہیئے جو کچھ کیرالہ حاصل کر سکا ہے اس میں جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ سب لوگوں، سب تنظیموں، حکومت کے سب شعبوں کا دخل ہے۔ اگر صرف تعلیم کے محکمے تک ہی یہ بات چھوڑ دی جائے تو یقیناً یہ شعبہ حکومت کی ساری مشینری کا ایک چھوٹا سا جزو ہونے کے باعث ہدف حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن کیرالہ میں اس کام کو محکمہ تعلیم کے سپرد نہیں کیا گیا بلکہ محکمہ تعلیم کی مدد کے لئے ہر شخص ہر شعبہ اور ہر محکمہ آگے آیا اور انہوں نے ایک طریق کار سوچ کر اس پر اس طرح عمل کرنا شروع کیا۔ کہ گویا ان کی زندگی کا مقصد خواندگی حاصل کرنا ہے۔

ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ ہندوستان میں انتخابات کے موقعہ پر ووٹ دینے کی اہلیت نہ صرف عمر کی تعین تھی بلکہ یہ بھی کہ ووٹ دینے والا اپنے دستخط کر سکے چنانچہ احمدیہ جماعت کے تقریباً ہر فرد کو اس انتخاب کے علاقے میں خواندہ بنا دیا گیا۔ لکھے پڑھے لوگ کھیتوں میں جاتے تھے اور بعض اوقات تختیاں اور قلم دوات اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ اور وہاں جا کر کھیتوں میں کام کرنے والوں کو لکھنا پڑھنا سکھاتے تھے۔ خاص طور پر اپنے دستخط کرنا۔ چنانچہ نتیجہ یہ نکلا تھا کہ احمدیہ جماعت کے تمام افراد جوان ہوں یا بوڑھے ہوں انہوں نے کبھی تعلیم حاصل کی ہو یا نہ کی ہو اپنے دستخط کر سکتے تھے۔ بوڑھے لوگوں کو دستخط کرنے کی مشق کرتے دیکھ کر دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوتی تھی۔ اور لکھے پڑھے لوگوں کے عزم پر رشک آتا تھا۔ کہ انہوں نے یہ تہیہ کر رکھا تھا کہ وہ کسی فرد کو بھی دستخط کرنے کی مہارت سے محروم نہیں رہنے دیں گے۔ اگر اسی جذبے کے ساتھ خواندگی کی کوشش کی جائے تو یقیناً ہمارے ملک کی شرح خواندگی بہت اوپر جا سکتی ہے اور ہم بھی دنیا کے ان ممالک میں شامل ہو سکتے ہیں جہاں خواندگی کی شرح خاصی اونچی ہے۔

مجاز کی یاد میں

مشہور شاعر مجاز لکھنوی کی یاد میں لکھنؤ میں ایک سہ روزہ علمی ادبی میلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ میلہ ۷، ۸ اور ۹ جون کو منعقد کیا جائے گا۔ ایک پریس ریلیز کے مطابق یہ میلہ ہندی، اردو، سہنیا ایوارڈ کمیٹی منعقد کر رہی ہے۔ اس کمیٹی نے اس سے قبل فیض احمد فیض اور فراق گورکھپوری کی یاد میں بھی میلے منعقد کئے ہیں۔ اس میلے کے دوران فراق کے متعلق اردو زبان میں ایک سیمینار بھی شامل ہے۔ اور ایک محفل مشاعرہ بھی۔

کہا جاتا ہے کہ دنیا بھر کے شعراء اور مصنفین اس میں شرکت کریں گے۔ آخری دن کتابوں کی ایک نمائش لگائی جائے گی کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر راہی معصوم رضا کو ان کی ادبی خدمات کے صلے میں دس ہزار روپیہ ایک شال اور ایک ٹرافی دی جائے گی۔ اس موقعہ پر اطہر نبی کی کتاب "فیض احمد فیض شخص اور شاعری" کی رونمائی بھی ہوگی۔

مجاز لکھنوی اپنے وقت میں بہت اونچے شاعروں میں شمار کئے جاتے تھے۔ جوش ملیح آبادی اور جگر مراد آبادی کے ساتھیوں میں تھے۔ آپ کی شاعری اس بات کی بھی غماز تھی کہ آئندہ اردو شاعری میں کسی قسم کی تبدیلیاں واقع ہونے والی ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

حالانکہ اس کے اصول بہت منصفانہ، صلح کل کے تھے۔ اس میں عقل اور منطق کے خلاف کوئی چیز نہیں تھی ... فلسفی شاعر نے جواب میں .... نکتہ بیان کیا ... کہ یہ اس لئے ناکامیاب ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی شخصی زندگی اور عملی سیرت نہ تھی جو ہماری توجہ کا مرکز بنتی اور ہماری نیکوکاری کا نمونہ بنتی"۔

یہی وجہ اسلامی دنیا کی جدید اصلاحی تحریکوں کی ناکامی کا سبب بنی۔ کسی تحریک کے قائد یا راہنما چونکہ روحانی تجربے کی لذت سے ناآشنا تھے طبائع میں وہ انقلاب آفریں ایمان پیدا نہ کر سکے جو کہ کشمکش حیات میں ان کا چراغ راہ اور اصل سرمایہ حیات بنتا۔ ایک مابعد الطبعیاتی ایمان قوم اور تہذیبوں کی زندگی میں ایک ایسا ناگزیر عنصر ہے کہ جس کے بغیر کوئی قوم کوئی تہذیب کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی بلکہ اب تو یہ انسانیت کی نجات کے لئے بھی اس قدر ناگزیر ہے کہ مشہور مورخ ٹائن بی دنیا کی ۲۶ تہذیبوں کے مطالعے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا۔

"تہذیب کی کشتی تاریخ کے سمندر میں پانچ یا چھ ہزار میل کا فاصلہ طے کر آئی ہے اب وہ چٹانوں کی طرف بڑھ رہی ہے جن سے ٹکرا کر نکل جانا کشتی چلانے والے کے بس میں نہیں"

(ٹائن بی مطالعہ تاریخ تلخیص سومرویل ترجمہ غلام رسول مہر)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۰۰۵ میں شوکت تنویر زوجہ رانا محمد سرور صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن T-64 سرفراز رفیقی لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم /۴۰۰۰ روپے (۲) زیورات نقرئی وزنی پانچ تولہ مالیتی /۲۵۰ روپے (۳) مکان نمبر ۲/۱۱ - ۴۶ بلاک ایس دارالفتوح ربوہ مالیتی /۲،۲۵۰۰۰ روپے (۴) زیورات طلائی ۱۲ تولہ مالیتی /۳۷،۲۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الامتہ - شوکت تنویر زوجہ رانا محمد سرور صاحب T-64 سرفراز رفیقی لاہور چھاؤنی - گواہ شد نمبر۱ عبدالحمید وصیت نمبر ۲۱۰۱۰ - گواہ شد نمبر۲ رانا محمد سرور وصیت نمبر ۱۹۲۴۴ خاوند موصیہ -

مسل نمبر ۲۸۰۰۶ میں سید منصور احمد ولد سید نور احمد صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن D-583 فیصل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) موٹر سائیکل مالیتی -/۲۷،۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید منصور احمد D-583 فیصل ٹاؤن لاہور - گواہ شد نمبر۱ رفیق احمد ولد عبدالحق صاحب D-655 فیصل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر۲ - عبدالمتین وصیت نمبر ۱۸۴۲۵ -

مسل نمبر ۲۸۰۰۷ میں مبارز نصیر ولد چوہدری اختر نصیر احمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ کاروبار عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارز نصیر B-10 عسکری مرکز فیز I ڈیفنس سوسائٹی کراچی نمبر ۴ - گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی - گواہ شد نمبر۲ جی ایچ وائی پٹیل وصیت نمبر ۱۸۱۱۷

مسل نمبر ۲۸۰۰۸ میں راجہ مبارک ولد راجہ ناصر احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ -/۴۰۰ مربع گز مالیتی -/۳۲۰۰۰ روپے واقع گلشن ہیران کراچی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مبارک احمد 26/292 کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ محمد جمیل ڈار وصیت نمبر ۱۳۱۳۶ - گواہ شد نمبر۲ - چوہدری اعجاز احمد وصیت نمبر ۱۵۳۹۲ -

مسل نمبر ۲۸۰۰۹ میں چوہدری عبداللطیف ولد کرم دین صاحب قوم آرائیں پیشہ فارغ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن D35/8 ملیر توسیعی کالونی کراچی ۷۵۰۸۰ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) پلاٹ ۱۰ مرلہ واقع دارالعلوم وسطی ربوہ مالیتی -/۵۰،۰۰۰ روپے (۲) اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم -/۱۰،۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری عبداللطیف D35/8 ملیر توسیعی کالونی کراچی ۷۵۰۸۰ - گواہ شد نمبر۱ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷ - گواہ شد نمبر۲ - امتیاز حسین وصیت نمبر ۲۵۶۴۶

مسل نمبر ۲۸۰۱۰ میں شیخ سلمان طارق ولد ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-22 بلاک نمبر ۹ دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ سلمان طارق A-22 بلاک نمبر ۹ دستگیر سوسائٹی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲ - شیخ نثار احمد وصیت نمبر ۱۲۱۳۳ -

مسل نمبر ۲۸۰۱۱ میں عاصم بشیر شیخ ولد ڈاکٹر شیخ شریف احمد صاحب، قوم ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عاصم بشیر شیخ A-22 بلاک نمبر ۹ دستگیر سوسائٹی کراچی نمبر 38 - گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲ - شیخ نثار احمد وصیت نمبر ۱۲۱۳۳ -

مسل نمبر ۲۸۰۱۲ میں لئیقہ سلطانہ زوجہ ملک عبدالرشید قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۷ تولہ مالیتی -/۵۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ لئیقہ سلطانہ 52 گلشن حامی ماڈل کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی گواہ شد نمبر۲ - ملک عبدالرشید وصیت نمبر ۱۸۲۶۱ خاوند موصیہ -

مسل نمبر ۲۸۰۱۳ میں ارشاد بیگم زوجہ شوکت علی مجاہد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت ۱۹۷۵ء ساکن فاروق آباد منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

باقی صفحہ ۸ پر

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام -/۱۵ روپے
۶۰ گرام -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریعت بل // اخباری سُرخیاں

شریعت بل میں ترامیم کیلئے اے این پی، پختون خواہ ملی اتحاد اور پی ڈی اے میں اتفاق ہوگیا۔ پی ڈی اے نے ۲۴ ترامیم اسمبلی سیکرٹریٹ کے حوالے کر دیں۔

شریعت بل میں مجموعی طور پر دو سو کے لگ بھگ ترامیم تیار ہو چکی ہیں۔ دو ترامیم خاص طور پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے تیار کروائی ہیں۔

آئی جے آئی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں اراکین اسمبلی نے تقریریں کرتے ہوئے کہا کہ شریعت بل کی منظوری میں جلدی نہ کی جائے۔ آئی جے آئی کی جماعتوں اور خود مسلم لیگ کے اراکین کے درمیان اس پر اختلافات ہیں۔

"قبضہ گروپ حکومت" کا شریعت بل سیاسی ڈھونگ ہے۔ شریعت کے نام پر آمریت کو فروغ دیا جائے گا۔ بل منظور ہوگیا تو ردّ عمل کے طور پر لوگ سیکولر سٹیٹ کا مطالبہ کریں گے۔

ــــ طاہر القادری

شریعت بل کو بنیاد پرستانہ نہیں ہونا چاہیئے۔ حکومت جلد بازی میں ہے۔ شریعت بل کے بارے میں پی ڈی اے کی رائے کو عوام تک پہنچنے سے روکنا چاہتی ہے۔ ــــ بے نظیر بھٹو

بقیہ: صـ سے آگے

(۱) طلائی زیورات وزنی ایک تولہ نو ماشہ مالیتی ۵۷۲۴/- روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۲۰۰۰/- روپے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ارشاد بیگم زوجہ شوکت علی مجاہد محلہ گورو نانک پورہ فاروق آباد منڈی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد نمبر ۱ مظفر احمد زعیم انصار اللہ فاروق آباد منڈی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شوکت علی مجاہد خاوند موصیہ۔

ضرورت خادم بیت الذکر

ایک مستعد نوجوان کی جو سائیکل چلانا جانتا ہو پڑھ لکھ سکتا ہو بطور خادم برائے بیت الحمد ضرورت ہے۔ فیملی رہائش اعلیٰ قسم دیگر سہولیات کے ساتھ معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا۔ اپنے علاقہ کے صدر جماعت، امیر جماعت سے تصدیقی خط ہمراہ لائیں۔

امیر جماعت احمدیہ۔ بیت الحمد۔ نیا محلہ جہلم

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں: اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے۔۔۔۔ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے۔

ملکی خبریں

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم ہر صورت میں بنے گا۔ کیونکہ پانی کی تقسیم کے معاہدے کے مطابق ہم آزاد ہیں کہ اپنی ضرورت کے مطابق آبی ذخیرے تعمیر کریں اور بجلی پیدا کرنے کے لئے نہریں بنائیں یا منصوبے بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر مملکت کی طرف سے پنجاب میں امن و امان کی صورت حال پر تشویش کا کوئی خط نہیں ملا تاہم اگر ان کی طرف سے نشاندہی کی جائے تو اچھی بات ہے۔

○ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے بعد اب آئی جے آئی کو بھی آزما لیا گیا ہے مارشل لاء کسی بھی وقت لگ سکتا ہے اس کا اعلان لگانے والوں کی مرضی پر منحصر ہے۔

○ نئے اسلحہ لائسنسوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ عوامی نمائندگان کی سفارش پر بھی کوئی لائسنس نہیں دیا جائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت سندھ نے سیاسی رہنماؤں کو ہراساں کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ پولیس نے ممتاز بھٹو کے گاؤں میں ۱۷ افراد کو حراست میں لے لیا اور ان کے گھر لوٹ لئے۔

○ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو علماء دین کے خلاف توہین آمیز کلمات کہہ کر خدائی عذاب کو دعوت دے رہی ہیں۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم مسٹر ممتاز حسین راٹھور نے کہا ہے کہ اگر وزیر اعظم نواز شریف میرے مخالفین کی تائید میں انتخابی مہم میں حصہ لینے آئے تو میں ان کو پروٹوکول نہیں دوں گا۔ اور اگر ایسا ہوا تو ہم محترمہ بے نظیر بھٹو کو بھی بلائیں گے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے ایم کیو ایم کے قائد مسٹر الطاف حسین سے ملاقات کی۔ جماعت اسلامی کے امیر نے کہا "ایسا برف پگھلے گی"۔

○ پولیس و ایڈمنسٹریٹو ریفارمز کمیٹی کے چیئرمین مسٹر جاوید ہاشمی نے کہا ہے کہ نئی انتظامی اصلاحات میں تجویز کیا گیا ہے کہ ہر ضلع میں ایک ڈپٹی گورنر منتخب ہوا کرے گا۔ اور اپنی کابینہ نامزد کرے گا۔ اس کے علاوہ پولیس کا ہر ملازم گریجویٹ ہوگا۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں کے ہاتھوں ۴ افراد مارے گئے۔ ۱۴ زخمی ۳ اغوا ہو گئے۔ ایک پٹرول پمپ لوٹ لیا گیا۔

○ پاکستان سے چار ہزار عازمین حج کا پہلا گروپ سعودی عرب پہنچ گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ کردوں اور عراق کے درمیان مفاہمتی معاہدہ تشکیل پانے پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر پیریز ڈی کوئیار نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب شاید عراق میں اقوام متحدہ کی فوج تعینات کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔

○ بھارت نے بھاپ سے چلنے والا ایٹمی جنریٹر تیار کر لیا ہے۔ پہلے یہ جدید ترین ٹکنالوجی صرف امریکہ اٹلی جاپان اور سپین کے پاس تھی۔

○ بھارتی پنجاب میں تشدد کی تازہ کارروائیوں میں مزید ۱۳ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ بھارت میں انتخابی مہم کے آخری مرحلوں کے جائزوں سے یہ اندازہ قائم کیا گیا ہے کہ کانگریس آئی جس کے سربراہ مسٹر راجیو گاندھی ہیں پارلیمنٹ کی سب سے بڑی پارٹی بنے گی تاہم دو جائزوں کے مطابق اسے پارلیمنٹ میں قطعی اکثریت حاصل نہ ہو سکے گی۔ ان جائزوں کے مطابق مسٹر وی پی سنگھ کی پارٹی جنتا دل کی پوزیشن زیادہ اچھی نہیں ہے جب کہ بی جے پی کانگریس کی سب سے بڑی حریف بن کر ابھرے گی۔

○ عراق کو غیر مسلح کرنے کے لئے اقوام متحدہ ایک خصوصی مشن نگرانی کا کام کرے گا۔ ۲۱ نفری کمیشن کیمیاوی، جراثیمی ہتھیاروں اور بیلسٹک میزائیلوں کو تباہ کرنے کی کارروائی کی نگرانی کرے گا۔

النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ
اوقات مشورہ
موسم سرما: شام ۴ تا ۱/۲ ۷ بجے
موسم گرما: شام ۵ تا ۹ بجے

سرکن دوا اپھارہ
نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، مک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار وواہ، چیچک وغیرہ کیلئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔
(وٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)
۔ لاہور: ــــ پاکستان میڈیکوز۔ لوئر مال
۔ کراچی: ــــ شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر 5 لانڈھی
۔ فیصل آباد: ــــ میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار
۔ راولپنڈی: ــــ جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
۔ ملتان: ــــ زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
۔ رحیم یار خان: ــــ رحمٰن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
لاہور
کراچی
ہیڈ آفس ــــ ربوہ ــــ فون: ــــ ۶۰۶، ۷۷۱